روزنامہ الفضل قادیان
دوشنبہ
جلد ۳۳ | ۱۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۵ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۹ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو تا حال معدے کے مقام پر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج حضور نے نماز عصر کے بعد درس القرآن دیا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ پھنسی کی وجہ سے تکلیف ہے۔ پس بھی نکلی ہے۔ اور ضعف زیادہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج دوپہر مکرم ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی قادیان نے اپنے لڑکے ملک بشارت احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے نظارت تعلیم و تربیت کیطرف سے مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت اور

روزنامہ الفضل قادیان ۵ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت کیلئے وسیع میدان

مبلغ سیرالیون کے اعزاز میں دعوت کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب کا احمدی نوجوانوں سے خطاب

قادیان۔ ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء آج ۱۲ بجے دوپہر طلباء اور اساتذہ جامعہ احمدیہ نے مکرم جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون کے اعزاز میں دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ ناشتہ کے بعد مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب نے مختصر سی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

خدا تعالیٰ نے اس وقت تک مجھے بہت خوشیاں دکھائی ہیں۔ جن میں سے ایک بہت بڑی خوشی وہ تھی جب ۱۹۲۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گولڈ کوسٹ میں تبلیغ احمدیت کے لئے بھیجا۔ وہاں چار سال کام کرنے کے بعد میں واپس آیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ایک اور بہت بڑی خوشی کا سامان اس وقت مہیا فرمایا۔ جب مجھے دوبارہ وہاں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ جہاں سے اب میں واپس آیا ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی کا شکریہ ادا کرنے کا اب مجھے موقعہ ملا ہے۔

اس کے بعد آپ نے طلباء جامعہ احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اس وقت افریقہ کے اُن علاقوں میں جہاں میں اور دوسرے احمدی مبلغ تبلیغ کر رہے ہیں۔ سینکڑوں مبلغین کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ہماری نظر آپ لوگوں پر ہے۔ اگر آپ لوگ اس میدان میں چھلانگ لگا دیں اور خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے نکل کھڑے ہوں تو یاد رکھئے خدا تعالیٰ ضرور آپ کو کامیابی عطا کریگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اُمید ہے کہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے۔ ہمارے نوجوان اپنے آپ کو پیش کرینگے۔

اسی سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ گولڈ کوسٹ اور سیرالیون میں ایسے علاقے ہیں جہاں بہت تھوڑے خرچ پر گزارہ کیا جا سکتا ہے اور مبلغ اگر کوشش کریں تو اپنے گزارہ کا آپ بھی انتظام کر سکتے ہیں۔ پچھلی دفعہ جب میں یہاں سے روانہ ہونے لگا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی کہ مبلغین کو اپنے اخراجات پیدا کرنے کے لئے تجارتی کاروبار بھی کرنا چاہئے۔ اس پر میں نے اپنے سفر خرچ میں سے دس روپے علیحدہ کر کے کچھ چیزیں خریدیں۔ جن کو فروخت کر کے کچھ اور خریدیں۔ اور فروخت کیں اسی طرح کرنے سے کچھ عرصہ کے اندر چار پانچ ہزار کے قریب نفع حاصل ہوا۔ اُسی نفع میں سے ایک ہزار روپیہ جوبلی فنڈ میں بھیجا تھا اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کے اخراجات اُسی تجارت سے چلتے تھے۔ اب جبکہ میں واپس آنے لگا۔ تو مولوی مبشر صاحب نے پندرہ پونڈ مجھے سفر خرچ کے لئے دیئے اس سفر میں بہت سے ممالک میں پہونچا اور آٹھ ماہ اس سفر میں لگے۔ اور کئی اتفاقات ہوئے۔ لیکن خدا تعالےٰ کچھ ایسے سامان کر دیتا رہا۔ کہ مجھے جو سفر خرچ واپسی کے لئے مرکز سے بھیجا گیا تھا۔ اسے خرچ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ اور وہ جوں کا توں میرے پاس موجود ہے۔

مکرم مولوی صاحب نے نوجوانوں کے جوش تبلیغ کو ابھارتے ہوئے کہا۔ آپ میں سے ہر ایک کے لئے تبلیغ احمدیت کرنا نہایت آسان ہے۔ اور آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہے۔ کہ وہاں جا کر تبلیغ کرے۔ اگر آپ لوگ یہ نیت اور ارادہ کر کے قدم اٹھائیں گے۔ تو انشاء اللہ آپ کو ضرور کامیابی حاصل ہوگی:

مکرم مولوی صاحب نے اپنے واپس سیرالیون جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مجھے پھر تبلیغ کے لئے بھیجیں۔ تو یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہوگی۔ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا مگر حضور کی ہدایات پر عمل کرنے میں کامیابی یقینی امر ہے۔ ان علاقوں کے احمدیوں کے اخلاص اور محبت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ وہ لوگ حضور کی محبت میں چُور ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ اگر حضور بذات خود تشریف نہیں لا سکتے۔ تو ابنائے فارس میں سے کسی اور کو ہی بھیجیں۔ تاکہ اسے دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر میں افریقہ میں اشاعت احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب عربوں میں مبعوث ہوئے۔ تو اس وقت عربوں کے جذبات بہت دبے ہوئے تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ باقی دنیا کے لوگ تو دنیا میں ترقی کے متعلق اپنا حصہ لے چکے ہیں۔ مگر ہم محروم ہیں۔ اس پر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے آواز آئی تو وہ لوگ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے سمجھا اب ترقی کرنے کا ہمارا وقت آ گیا ہے۔ چنانچہ وہ دیوانہ وار اٹھ کھڑے ہوئے اور آناً فاناً ساری زمین میں پھیل گئے۔ مگر ہمارا یہ زمانہ مہذب زمانہ ہے۔ دنیا کے بہت بڑے حصہ کے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ترقی کے اعلےٰ معیار پر پہنچے ہوئے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں ہماری یہ حالت ہے کہ ہم دنیا کے سازو سامان کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارا کامیابی حاصل کرنا ایک ایسی چیز ہے۔ جیسا کہ ایک سخت چٹان کو کاٹ کر اس کا ذرا سا ٹکڑا علیحدہ کرنا اور بڑی کوشش اور بڑی مدت کے بعد اس کا ایک ذرہ کاٹ سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمارے حوصلے بڑھانے کے لئے ایسے

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

علاقے رکھ چھوڑے ہیں۔ کہ اگر ہم اُن میں تبلیغ کریں تو اتنی بڑی تعداد میں وہاں کے لوگ احمدیت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ متمدن علاقوں میں لاکھوں مبلغ جا کر ہزاروں سالوں تک کام کریں۔ تو کچھ کامیابی ہو سکتی ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد قومیں اپنی طاقت کھو بیٹھتی ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم نے ایک عرصہ کے بعد اپنی طاقت کھوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے بھی کھوئی۔ اور ہم پر بھی یہ وقت آئیگا۔ پھر دنیا کو روحانی طور پر فتح کرنا ہمارے لئے ناممکن ہو جائیگا۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا جس قسم کے متمدن زمانہ میں ہم پیدا ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمارا کام اتنا مشکل ہے۔ کہ کسی قوم کو ایسا مشکل کام پیش نہیں آیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے جو لوگ تبلیغ کرنے کے لئے جاتے۔ وہ علوم میں ان لوگوں سے بہت اعلیٰ ہوتے جنہیں تبلیغ کرتے تھے۔ مگر ہم جن لوگوں کی طرف جاتے ہیں۔ وہ ہمیں بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں ہمارے لئے ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ ساری دنیا پر نظر کریں۔ اور دیکھیں کہ کوئی ایسا حصہ ہے۔ جہاں کے لوگوں کے دلوں میں اسی طرح کی آگ لگی ہوئی ہے۔ جیسی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت عرب کے لوگوں کے دلوں میں لگی ہوئی تھی۔ اور پھر ان کو اپنے ساتھ ملا کر معروف اور کثیر التعداد قوم کی شکل میں دنیا کے سامنے آجائیں۔ تب دنیا سیاسی لحاظ سے بھی ہمیں وقعت دینے لگ جائیگی۔ اس وقت دنیا میں کروڑوں انسان ایسے پڑے ہیں۔ کہ ہم انہیں تھوڑی سی کوشش سے حاصل کر سکتے ہیں۔ بنگال میں کئی سال محنت اور کوشش کرنے کے بعد اس وقت تک چند ہزار احمدی ہوئے ہیں۔ لیکن افریقہ میں تھوڑے سے عرصہ میں بہت تھوڑے مبلغوں کے ذریعے ساٹھ ہزار کے قریب افراد احمدی ہو چکے ہیں۔ اگر ہمارے مبلغ وہاں زیادہ ہوں تو اور بھی زیادہ کامیابی ہو سکتی ہے۔

حضور نے افریقہ میں تبلیغ احمدیت کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔ یاد رکھو جب کوئی ایک ملک بھی ایسا پیدا ہو گیا۔ جس کے متعلق دنیا کو معلوم ہو گیا کہ یہاں احمدی غالب ہیں اور اس ملک کی اکثریت احمدیت میں داخل ہو چکی ہے۔ تو پھر نقشہ ہی بدل جائے گا۔ کیونکہ دنیا کو ہر ملک کی ضرورت ہے۔ چھوٹے سے ملک کی بھی۔ اس وقت افریقہ میں دس پندرہ کروڑ افراد کی آبادی ایسی ہے۔ جو اُن حالات میں سے گزر رہی ہے جن میں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب گزر رہا تھا۔ وہ سوکھی ہوئی لکڑیاں ہیں یا سوکھے ہوئے پتے جنہیں دیا سلائی لگانے کی دیر ہے۔ تا کہ وہ جل کر راکھ ہو جائیں۔ ایسی راکھ جو دنیا کی نظر میں تو راکھ ہوگی۔ لیکن خدا تعالے کی نظر میں تریاق۔ جو نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہوگا۔ بلکہ ساری دنیا کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن جائیگا۔ دراصل خدا تعالے نے عین وقت پر مجھے اس طرف توجہ دلائی۔ اور پھر خدا تعالے نے محض اپنے فضل سے غیر محدود ترقی کے دروازے کھولے ہیں۔ اس وقت تک وہاں چار مبلغ جا چکے ہیں اور چار پانچ جانے کے لئے تیار ہیں ؛

حضور نے جماعت احمدیہ کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ یہ ایک ہی کھیت ہے۔ جو ہمارے لئے خالی پڑا ہے۔ اس کے سوا دنیا میں اور کوئی کھیت خالی نہیں۔ باوجود اس کے کہ یہ کھیت اس وقت تک خالی پڑا ہے۔ ہمارا بھائی جس نے دنیا کے باقی کھیتوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ نہ کہے گا۔ کہ اسے تم لے لو۔ بلکہ وہ ہمارے رستے میں روڑے اٹکانے کی کوشش کریگا۔ کیونکہ حضرت مسیح کی قوم ہمیں اپنے بھائی نہیں بلکہ حریف سمجھتی ہے۔ وہ قدم قدم پر ہمارا مقابلہ کرے گی اور مقابلہ کر رہی ہے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ بنجر کھیت یونہی پڑے رہیں گے۔ ان پر قبضہ کرنے کے لئے ہمارے حریف تیار کھڑے ہیں۔ اگر تم خالی کھیتوں پر قبضہ نہ کرو گے۔ تو دوسرے لے جائیں گے۔ لیکن اگر ہم کچھ بھی کوشش کریں۔ تو حق چونکہ ہمارے ساتھ ہے۔ اور از تقین فطرت بھی ہماری تائید کرے گی۔ اس لئے وہ قومیں ہماری طرف آئینگی۔ پس اگر اس وقت ہم کچھ بھی طاقت اور زور بڑھائینگے تو ہماری فتح یقینی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ افریقہ کی فطرت اور ہماری طاقت ملکر دشمن کا مقابلہ کرے۔ پس جلد سے جلد یہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ مہینوں اور سالوں کے اندر تا کہ ہم کامیابی حاصل کر سکیں

آخر میں حضور نے دعا کرتے ہوئے فرمایا میں اپنی جماعت کے نوجوانوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالے ان میں بیداری پیدا کرے۔ تا وہ اس جھنڈے کو جسے خدا تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کھڑا کیا ہے۔ ہمیشہ قائم رکھیں۔ اور کبھی گرنے نہ دیں ؛

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ہدایات

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ چھبیسویں مجلس شوریٰ کا اجلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰، ۳۱ امان / مارچ و یکم شہادت / اپریل ۱۳۲۴ ہش / ۱۹۴۵ء کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔ جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل شرائط کو مدنظر رکھا جائے۔

(۱) نمائندہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔ (۲) جماعت میں باشعور صاحب رائے ہو۔ (۳) شعائر اسلامی کا پابند ہو یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔ (۴) طالب علم نہ ہو۔ (۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔ (نوٹ۔ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔)

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں :-

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۵۰ تک ہو۔ وہ دو نمائندے
״ ״ ״ ״ ״ ۵۱ سے ۱۰۰ تک ہو وہ تین نمائندے
״ ״ ״ ״ ״ ۱۰۱ سے ۲۰۰ تک ہو وہ چار ״
״ ״ ״ ״ ״ ۲۰۱ ״ ۵۰۰ ״ ״ چھ ״
״ ״ ״ ״ ״ ۵۰۱ ״ ۱۰۰۰ ״ ״ آٹھ ״
״ ״ ״ ״ ״ ۱۰۰۰ سے زائد ہو وہ بارہ ״

اس نسبت میں سے جماعتوں کے امراء مستثنےٰ نہیں ہونگے یعنی اگر ایک جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے۔ تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہونگے۔ اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک اہم ہدایت یہ ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ سکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اُس میں یہ لکھا جائے۔ کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے (بہ کثرت رائے یا متفقہ رائے سے) نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ مقرر نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لیکر مقرر کرنا ضروری ہے۔ منتخب شدہ نمائندہ کی نسبت سکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیق بھی لازمی ہے۔ کہ اس کا ذمہ چندہ بقایا نہیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

چند مبلغوں کی ضرورت

دفتر دعوت و تبلیغ میں چند مبلغوں کی ضرورت ہے۔ جو مولوی فاضل ہوں۔ اور سلسلہ کے لٹریچر سے خوب واقف ہوں۔ شستہ تقریر کر سکتے ہوں۔ اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں۔ اور ان صفات کے ساتھ اگر انگریزی دان بھی ہوں۔ اور جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل بھی ہوں تو ان کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ کا فیصلہ زبانی یا تحریری کر سکتے ہیں۔ خواہشمند احباب جلد از جلد اپنی درخواستیں اپنی انجمن کے پریذیڈنٹ یا امیر کے توسط سے بھیجدیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

166

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں اختلاف

اور اس پر

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کا مفصّل تبصرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے وصال پر جماعت احمدیہ میں جو اختلاف رونما ہوا۔ اور جس کے نتیجہ میں غیر مبایعین کا گروہ پیدا ہوا ہے۔ اس پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ نے انہی دنوں ایک خط کی صورت میں ایک مفصل تبصرہ فرمایا تھا۔ جس کی نقل آپ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی آپ کی مارچ ۱۹۱۴ء کی ڈائری میں موجود ہے۔ ذیل میں وہ تبصرہ من وعن درج کیا جاتا ہے۔ یہ خط حضرت نواب صاحب مرحوم مغفور نے "شیخ صاحب" کی طرف لکھا۔ چونکہ شیخ صاحب کا نام نہیں لکھا۔ اس لئے فی الحال یہ تعین کرنا مشکل ہے۔ کہ وہ کون شیخ صاحب تھے۔ اگر کسی دوست کو یقینی طور پر معلوم ہو۔ کہ یہ شیخ صاحب کون تھے۔ تو براہ مہربانی مطلع فرمائیں۔ حضرت میر (محمد اسمٰعیل) صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دار السلام دار الامان قادیان مارچ ۱۹۱۴ء

اخویم شیخ صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم۔ آپ کی تار پہنچی۔ اس سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نیز صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمر کے پاس بھی آپکا تار اور خط پہنچا تھا۔ اور اس وقت میں وہاں موجود تھا۔ اس لئے مضمون وخط سے وہیں مجھ کو اطلاع ہوگئی تھی۔ گھر آنے پر میرے نام کا تار بھی ملا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے پاس بہت سی غلط واقعات پہنچے ہیں۔ جس نے آپ سے یہ تار اور خط لکھوائے۔ اس لئے ضروری ہوا میں نہائت صحیح واقعات جن کا مجھ کو صحیح علم ہے۔ اور جس پر میں حلف بھی کر سکتا ہوں عرض کروں وھو ھذا

آپ کے آنے سے پہلے غالباً وصیت لکھی جا کر میرے پاس بطور امانت حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام صدیق مرحوم مغفور یعنی مولانا مولوی نورالدین ؓ نے میرے سپرد کی ہوئی تھی۔ جو حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم

خاکسار بقائمی حواس لکھتا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرے بچے چھوٹے ہیں۔ ہمارے گھر مال نہیں۔ ان کا اللہ حافظ ہے۔ ان کی پرورش یا پرورش یتامےٰ ومساکین سے نہ ہو۔ کچھ قرضہ حسنہ جمع کیا جائے۔ (لائق لڑکے ادا کریں) یا کتب۔ جائداد وقف علی الاولاد۔ میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز۔ عالم باعمل ہو۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی ودرگزر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا۔ وہ بھی خیر خواہ ہو وے۔ قرآن وحدیث کا درس جاری رہے۔

والسلام نورالدین چار مارچ بعد اعلان

گواہ شد۔ محمد علی خان۔ گواہ شد۔ مرزا محمود احمد ۳/۱۴/۴۔ گواہ شد۔ مرزا یعقوب بیگ ۳/۱۴/۴

گواہ شد محمد علی ۳/۱۴/۴

* یہ دوبارہ لکھا ہوا ہے۔

یا آپ بھی اس وقت موجود تھے۔ بہرحال یہ واقعہ آپ کی موجودگی یا ایک آدھ روز پہلے کا ہے۔ مجھ کو صحیح یاد نہیں۔ غالباً آپ موجود تھے۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب نے مجھ کو کہا تھا۔ کہ آپ نے ان کو اس طرف متوجہ کیا تھا۔ کہ وصیت میں حضرت مولانا مرحوم نے اپنی بیوی کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ آپ کے جانے کے بعد کے واقعات حسب ذیل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام مرحوم مغفور دن بدن نہائت ہی کمزور ہوتے گئے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے علاج میں بھی وہ توجہ نہیں رہی۔ خوراک نہائت ہی کم ہوگئی۔ سوائے چند تولہ کے غذا نہیں ملتی تھی۔ اس پر بہت کچھ گفت وشنید ہوئی۔ ایک اطبا کی کمیٹی بیٹھی اور چند نسخے تجویز ہوئے۔ مگر حضرت کو غالباً یہ ادویات نہیں ملیں۔ منگل یا بدھ سے یعنی وفات سے دو تین روز قبل حضرت موصوف کو تے شروع ہوگئی۔ اور بدھ سے ہچکی بھی شروع ہوگئی۔ اور اب اور بھی زیادہ ضعف ہوگیا۔ ادھر عیادت کے لئے مہمان بہت آئے۔ اور لوگ اضطراب سے آئندہ واقعات پر تشویش ظاہر کرنے لگے۔ جہاں چار آدمی اکٹھے ہوئے اور مسائل اختلافی پر بحث شروع ہوگئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور ہم بھی اضطراب سے سوچنے لگے۔ اور جب کوئی صورت اصلاح نظر نہ آئی۔ کیونکہ ایسی افواہیں اڑیں۔ کہ بیرونجات سے لوگ بلائے جا رہے ہیں چنانچہ آدمیوں سے معلوم ہوا۔ کہ وہ سکرٹری صاحب کے بلانے پر آئے ہیں۔ پھر میر عابد علی شاہ صاحب اور چوہدری عبداللہ خان صاحب نمبردار نے آکر بیان کیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے و ڈاکٹر یعقوب بیگ سے گفتگو ہوئی۔ انہوں نے صاف کہا۔ کہ ہم اول تو خلیفہ ہی پسند نہیں کرتے اور اگر خلیفہ ہو بھی تو اس سے شرائط طے کی جائیں گی۔ اور یہ اطلاع انہوں نے تحریراً بھی بطور شہادت ہم کو دے دی اور یہ واقعہ کوئی پانچ چھ روز قبل از وفات حضرت کا تھا۔

ان امور سے سخت تشویش ہوئی۔ اور ادھر دیکھا کہ لوگ مختلف طور پر کچھ بحثیں کرتے ہیں۔ اس لئے میاں صاحب نے سب احباب کو کہا کہ دعا سے کام لیا جاوے۔ کہ خداوند تعالےٰ حضرت مولانا کو شفا دے دے۔ اور اگر اس کی مشیت میں حضرت موصوف کا وقت ہی آگیا ہے۔ تو خداوند تعالےٰ تفرقہ سے قوم کو بچائے اور کوئی مناسب خلیفہ عطا کرے۔ اس پر تمام احباب نے بدھ کی اور جمعرات کی مشترکہ رات کو اٹھ کر دعائیں کیں۔ صبح کے وقت میاں صاحب کو تحریک ہوئی کہ اختلافات کو سر دست چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ بعد نماز صبح مجھ سے تنہائی میں فرمایا۔ کہ میرا منشاء ہے۔ کہ چونکہ اس وقت دو مختلف خیال کے لوگ موجود ہیں۔ ہر ایک فریق یہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر ہمارے خلاف خیالات کا خلیفہ ہوا۔ تو پھر ہماری خیر نہیں۔ اس لئے رفع فتنہ کے لئے ہم ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کریں۔ جس کو دونوں طرف قریباً ارادت ہو۔ اور انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کو بیعت کیا جائے اور ادھر میرے دل میں بھی تحریک تھی۔ کہ میں حضرت میاں صاحب سے دریافت کروں۔ کہ رفع فتنہ کے لئے ہم کہاں تک اپنے خیالات چھوڑ سکتے ہیں۔ چونکہ میاں صاحب نے خود ہی میرے سوال کا جواب دینا شروع کر دیا۔ اس لئے مجھے دریافت کرنے کی ضرورت نہ ہوئی۔ اور پھر میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر وہ اس کو بھی نہ مانیں۔ تو پھر ان میں سے جس کسی کو وہ پسند کریں۔ خواہ خواجہ کمال الدین صاحب ہوں یا مولوی محمد علی صاحب یا کوئی اور ہم بدل اس کو منظور کریں گے۔ اور بموجب آیۂ کریم یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ فان تنازعتم فیہ فردوہ الی اللہ والرسول

ہم اپنے اختلافی مسائل کو ضرور پیش کرینگے۔ ہاں اگر خلیفہ ہم کو ان مسائل سے روک دے گا۔ تو ہم خاموشی اختیار کرینگے اور یہی ادب عمل صحابہ سے ثابت ہے اور ہم پورے مطیع خلیفہ کے ہوں گے۔ ہاں یہ شرط ضرور ہے۔ کہ خلیفہ باشرع ہو اور مقتدر ہو۔ خواہ ہمارے خیال سے متفق ہو۔ یا نہ ہو۔ اس سے ہم کو غرض نہیں مگر مقتدر ہونا ضروری ہے۔ اور وصیت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مقتدر ہی درگزر اور چشم پوشی کر سکتا ہے۔ جب یہاں تک میاں صاحب کا میں نے خیال دیکھا۔ تو میں نے ان سے اتفاق رائے ظاہر کر کے کہا۔ کہ آج میرا دل بڑے بوجھ سے ہلکا ہو گیا۔ اور اس وقت سے برابر میاں صاحب اور میں کسی خاص شخص کی خلافت سے بالکل خالی الذہن ہو گئے۔ اس تصفیہ کے بعد میاں صاحب مکان میں آئے۔ اور ایک مضمون لکھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس وقت ہم کو سر دست تمام اختلافی امور چھوڑ دینے چاہئیں۔ اور اس وقت تک کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام یعنی مولوی نور الدین صاحب تندرست ہوں یا ان کی جگہ اللہ تعالےٰ کوئی خلیفہ مقرر کر دے۔ کسی قسم کا تذکرہ اور اختلاف نہ ہو۔ اگر کوئی شخص اس قسم کی بات چھیڑے۔ تو اس کے پاس سے اٹھ جائیں۔ اور تمام جماعت دعاؤں میں لگ جائے یہ ایک مصیبت کا وقت ہم پر ہے۔ بس اللہ تعالےٰ سے ہی اس کی امداد چاہئیں۔ تا وہ ہماری نصرت فرماوے۔ اور ہم کو تفرقہ سے بچاوے

اس وقت ہمارا آقا بیمار ہے۔ اور وہ ہمارے اختلافات کے متعلق کچھ خبر نہیں رکھتا۔ اور نہ وہ اس کا تدارک کرسکتا ہے۔ اس لئے اسوقت ایسی گفتگو اور خیالات نہایت نامناسب ہیں"۔ چنانچہ یہ مضمون لکھ کر میاں صاحب نے مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے پاس بھیجدیا۔ کہ آپ اگر مناسب تصور کریں۔ اپنے اور دیگر احباب کے دستخط کردیں۔ اور کرادیں۔ تاکہ قوم میں جو اس وقت اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ وہ جاتا رہے اس پر مولوی صاحب نے لکھا۔ کہ بیرونجات میں یہ اختلاف نہیں ہے۔ اس تحریر سے خواہ مخواہ اختلاف پیدا ہوگا۔ ہاں قادیان میں ایک طوفان بے تمیزی آیا ہوا ہے۔ اور لاہور میں بھی ہے۔ اس لئے آپ ایک تقریر کردیں۔ اور میں بھی ایک تقریر کردونگا۔ اور یہ آپ کو بہت عمدہ خیال پیدا ہوا ہے۔ اس پر اس مضمون کو التوا میں ڈالا گیا۔ اور بعد عصر حضرت میاں صاحب نے اس مضمون بالا کی تقریر کی۔ اور اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے تقریر کی۔ مگر اس میں اختلاف کی طرف بھی اشارہ کر گئے۔ اس کے بعد گویا تمام جماعت میں سکون آگیا۔ اور وہ ٹولی بندیاں اور کج بحثیاں بند ہوگئیں یہ پنجشنبہ کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد اسی روز میں نے میاں صاحب سے عرض کی کہ یہ مولوی محمد علی صاحب کا خیال صحیح نہیں کہ باہر اختلاف نہیں۔ میرے خیال میں یہ مضمون شائع کرکے باہر بھی بھیجا جائے۔ چنانچہ اس کے طبع کرنے کا انتظام کیا گیا۔ رات کو پھر تمام احباب دعا میں مصروف ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کو ہچکی اور قے اور کھانسی کی سخت تکلیف رہی۔ صبح یعنی جمعہ کے روز بعد نماز ہم جب کوٹھی پر آئے تو حضرت کی طبیعت کچھ زیادہ ضعیف تھی۔ مگر ڈاکٹر کہتے تھے۔ کہ آج کھانسی سے آرام رہا۔ مگر مجھ کو زیادہ ضعف محسوس ہوتا تھا۔ اس کے بعد کوئی سات بجے آدمی آیا کہ ڈاکٹر صاحب بلاتے ہیں۔ میاں صاحب اور میں حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے کمرہ میں گئے وہاں مولوی محمد علی صاحب بھی آگئے۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب بھی۔ اس وقت حضرت کی طبیعت

اور بھی نحیف معلوم ہوتی تھی۔ اور بلغم سانس کے ساتھ بولتی تھی۔ مگر یخنی وغیرہ آپ نے اٹھ کر کھایا۔ لیٹے لیٹے نہیں کھایا۔ کوئی دس بجے وہاں سے ہم سب باہر آئے۔ میں شیخ رحمت اللہ صاحب کو الگ لے گیا۔ اور ان سے عرض کیا۔ کہ بجائے اس کے کہ وقت پر باہم بحث ہو۔ بہتر ہے کہ ہم سب بیٹھ کر طریق انتخاب خلیفہ کی بابت تصفیہ کرلیں۔ اور جو طریق باہمی اتفاق سے قائم ہو۔ اس پر آئندہ کارروائی کی جائے انہوں نے کہا کہ بعد جمعہ سب اکٹھے ہوجائیں میں بھی اپنے احباب کو کہہ دونگا۔ اس کے بعد ہم کھانا کھانے گئے۔ اور اس وقت میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ کچھ ہم میں سے یہاں بھی رہیں۔ مگر حضرت کی طبیعت کسی قدر بحال دیکھ میں بھی جمعہ کو چلا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے پاس صرف ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب رہ گئے۔ جمعہ سے ہم واپس آرہے تھے۔ اور میاں صاحب اور میں گاڑی میں تھے۔ کہ مولوی شیر علی صاحب کے مکان کے قریب میرا ملازم ملا اور اس نے اطلاع دی کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا انتقال ہوگیا ہے۔ میاں صاحب نے گاڑی کے دوڑانے کی تاکید کی۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھنا شروع کیا۔ بورڈنگ کے کوارٹروں کے قریب گاڑی کو سست پاکر میاں صاحب اور میں پاپیادہ تیز قدمی سے چلے آخر کوٹھی پر پہنچے اور وہاں مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور کئی احباب بیٹھے رو رہے تھے اور عبدالحی کو لئے بیٹھے تھے۔ ہم بھی وہاں بیٹھ گئے میاں صاحب حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے کمرہ میں چلے گئے۔ اسی حالت رنج و افسوس میں عصر کی اذان ہوگئی۔ اور سب مسجد نور میں جمع ہوگئے۔ بعد نماز عصر میاں صاحب نے پھر ایک تقریر کی اور اس میں اس بات پر بھی زور دیا کہ کل جو صاحب روزہ رکھ سکیں وہ روزہ بھی رکھیں۔ یہ تقریر پہلی تقریر کا قریباً اعادہ تھا۔ اور نہایت تضرع اور رقت اہل مجلس پر طاری تھی۔ اس کے بعد میں نے میاں صاحب سے عرض کی کہ اب ہم سب کو جمع ہوکر مناسب تجویز کرنی چاہیئے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ میرے سر میں درد ہے۔ میں ذرا تھوڑی [illegible] پھر آؤں جب سب آجائیں مجھ کو بھی بلا لیا جائے میں نے شیخ رحمت اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب

و ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب و مولوی شیر علی صاحب و مولوی صدر الدین صاحب کی طرف آدمی بھیجدیا۔ شیخ صاحب نے کہلا بھیجا کہ مولوی محمد علی صاحب میاں صاحب سے گفتگو کرنے جاتے ہیں اس کے بعد ہم سب آجائینگے۔ پھر میں خود شیخ صاحب کے پاس چلا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب میاں صاحب سے گفتگو کرنے گئے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ ان دونوں کی گفتگو سے ہی تمام اختلاف جاتا رہے۔ اس لئے میں بھی وہاں کھڑا ہوگیا۔ اور میاں صاحب اور مولوی محمد علی صاحب الگ ٹہلتے ہوئے تنہائی میں گفتگو کرتے رہے۔ مغرب کے وقت وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔ میاں صاحب نے آکر فرمایا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب سے گفتگو ہوئی ہے۔ اور وہ وہی بات کہتے ہیں۔ جو چوہدری عبداللہ خانصاحب نے آکر بیان کی تھی۔ اور اب میں یہ تصفیہ کرکے آیا ہوں۔ کہ مولوی صاحب بجائے خود اپنے احباب سے مشورہ کریں۔ اور میں اپنے احباب سے مشورہ کروں۔ اور ہم سوچیں کہ کہاں تک ہم اپنے خیالات چھوڑ سکتے ہیں۔ اس لئے اب مشورہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ بعد مغرب قریب پچاس آدمیوں کو بلایا گیا۔ اور چونکہ مولوی محمد علی صاحب اور میاں صاحب کا باہمی تصفیہ ہوا تھا۔ کہ احباب کے مشورہ کو عام نہ کیا جائیگا۔ اس لئے میرے مکان میں علیحدہ جگہ پر مشورہ ہوا اور سب کے سامنے میاں صاحب نے پیش کیا کہ مجھ سے اور مولوی محمد علی صاحب سے گفتگو ہوئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ خلیفہ اول تو ہونا نہ چاہیئے۔ اور اگر ہو تو تمام احمدیوں کو اس کی بیعت نہ کرنی ہو۔ یعنی جو پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام مرحوم کی بیعت کرچکے ہیں۔ وہ دوبارہ اب نئے خلیفہ کی بیعت نہ کریں۔ اور مسئلہ کفر و اسلام میں خلیفہ ہمارے سدّ راہ نہ ہو۔ یعنی ہمارے خیالات کے اظہار میں روک نہ ڈالے۔ اور کم از کم میں (مولوی محمد علی صاحب) تو بیعت نہ کرونگا۔ اس پر میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ خلیفہ ہونا ضروری ہے اور چونکہ میرا اعتقاد ہے۔ کہ خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اس لئے میں اس پر متفق نہیں ہوسکتا اور چونکہ میرا یہ بھی اعتقاد ہے کہ خلیفہ مشروط نہیں ہوسکتا بلکہ خلیفہ مقتدر چاہیئے۔ تاکہ فتنہ کے وقت وہ اپنے اختیارات سے فتنہ کو روک سکے۔ اس لئے اس پر بھی میں متفق نہیں

ہوسکتا۔ رہے اختلافی مسائل۔ اس کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں۔ اختلاف ہمیشہ سے رہے اور رہتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے کہا پھر مہلت کافی ہونی چاہیئے۔ کم از کم پندرہ بیس روز اس پر میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ خلافت مقتدر ہونی چاہیئے۔ اور ضرور ہونی چاہیئے اور خلیفہ دوئم قبل از دفن خلیفہ اول منتخب ہوجانا چاہیئے۔ اور یہی میرا اعتقاد ہے۔ اس پر مجھ کو اصرار ہے۔ اختلافی مسائل ان امور پر سد راہ نہیں ہوسکتے۔ مسئلہ کفر پر اختلاف حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے وقت بھی رہا ہے۔ اور وہ خلیفہ بھی رہے ہیں۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ نہیں جلدی نہیں چاہیئے کافی وقت ملنا چاہیئے۔ تاکہ شوریٰ سے خلیفہ مقرر ہو۔ میاں صاحب نے کہا کہ حضرت مولانا کے دفن سے پہلے پہلے جس قدر مشورہ ہونا ہو۔ ہوجائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم نے بھی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات پر اسی پر زور دیا تھا۔ چونکہ خلیفہ کی ہر وقت ضرورت ہے۔ اگر ہم کو یہ علم ہو کہ مولوی صاحب مرحومؓ فلاں کام کیا کرتے تھے۔ اور اس میں خلیفہ کی ضرورت تھی یا کوئی خاص کام آج سے چھ ماہ کو پیش آنے والا ہے۔ کہ جس میں خلیفہ کی ضرورت پیش آنی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ چلو چھ ماہ انتظار کرلو۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کوئی ایسا امر ہے۔ اور ہم کو علم ہے اس وقت خلیفہ کی ہم کو ضرورت نہیں۔ چندروز بعد ہوگی۔ تو پھر بیشک انتظار ممکن ہے۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا۔ کہ ایسا تو نہیں پھر میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ نظام سلسلہ کے لئے پھر ایک منٹ بھی بلا خلیفہ درست نہیں۔ پس خلیفہ دوم خلیفہ اول کے دفن سے پہلے مقرر ہوجانا چاہیئے اسکے بعد مولوی محمد علی صاحب نے کہا مسئلہ کفر و اسلام کا ضرور تصفیہ ہونا چاہیئے۔ اور بیعت پر ہم کو مجبور نہ کیا جائے۔ غرض اسی طرح کوئی دو گھنٹے ان دونوں میں گفتگو رہی جس کا اوپر خلاصہ ہے) میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ آخر یہ تصفیہ ہوا احباب سے مشورہ لیا جائے جس پر آپ صاحبوں کو تکلیف دیگئی ہے۔ اب آپ تصفیہ کریں۔ کہ ہم کہاں تک اپنا خیال چھوڑیں۔ اور کہاں تک نہیں۔ اس پر متفق اللفظ سب نے یہ تصفیہ کیا کہ خلیفہ بلا شرط ہونا چاہیئے۔ اس کی بیعت ہر احمدی پر واجب ہے۔ اور یہ سب کا [illegible] چنانچہ ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل عبارت [illegible] دستخط کئے گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللھم صل علیٰ محمد وبارک وسلم

ہم سب اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم سب کے نزدیک حضرت خلیفۃ المسیح کا جانشین ایک شخص ہونا ضروری ہے۔ اور اسکی بیعت کرنی ہر ایک احمدی پر واجب ہے۔ اور ہمارے نزدیک اس خلیفہ سے کسی قسم کی شرائط طے کرنا جو حضرت خلیفۃ المسیح اول کی خلافت کے وقت طے نہیں کی گئیں۔ بالکل جائز نہیں۔ بلکہ اس کی بیعت اسی طرح ہو گی۔ جس طرح صحابہ نے کی۔ یا جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بیعت کی گئی۔ جو کوئی بھی خلیفہ مقرر ہو۔ وہ کل جماعت اور صدر انجمن کا مطاع ہو گا۔ اور سب جماعت کو اسکے احکام کی اطاعت کرنی ضروری ہو گی۔

اب یہ قرار پایا۔ کہ صبح مولوی محمد علی صاحب سے میاں اس تصفیہ کے متعلق گفتگو کرینگے۔ اور پھر جو تصفیہ ہو گا۔ اس پر کارروائی ہو گی۔ صبح تین بجے ایک ٹریکٹ میاں صاحب کو ایک شخص نے دیا۔ کہ یہ تمام سٹیشنوں اور مضافات میں شائع اور تقسیم ہوا ہے۔ اس ٹریکٹ پر مولوی محمد علی صاحب کے دستخط تھے۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ وہ ان کی ہی جانب سے ہے۔ اور انکی تصدیق مولوی غلام حسن صاحب کی کی ہوئی ہے۔ اس پر میاں صاحب نے خیال کیا۔ کہ فتنہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے سب احباب جو کوٹھی میں موجود تھے۔ انکو اٹھایا کہ دعا کرو۔ مجھ کو بھی اٹھایا۔ اور ٹریکٹ بھی دیا۔ میں اور سب احباب حیران ہوئے کہ اس اصلاح والی تحریر کو جو میاں صاحب شائع کرنا چاہتے تھے۔ اور بوجہ مولوی محمد علی صاحب کے رو کنے کے اور حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کی وفات کے سبب سے شائع نہ ہو سکی۔ کو شائع کرنا باعث فتنہ مولوی محمد علی صاحب نے قرار دیا۔ اور اپنا ٹریکٹ جو سراپا اختلاف ہے۔ اس کو شائع کر دیا۔ اور ٹریکٹ سے معلوم ہوا۔ کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے انتقال سے کوئی ہفتہ عشرہ پہلے لکھا جا چکا تھا۔ اور طبع بھی حضرت کی زندگی میں ہوا۔ اور ادھر حضرت کی وفات کی تار پہنچی۔ اور یہ شائع ہو گیا۔ کیونکہ اس پر مولوی غلام حسن صاحب کے بھی دستخط ہیں۔ پس جب وہ آئے تھے۔ اس وقت یہ منصوبہ ہوا۔ اور یہ مضمون لکھا گیا۔ اور طبع کرا کر رکھا گیا۔ اب آپ خود غور فرمالیں۔ کہ میاں صاحب کا اور ہمارا کیا ارادہ تھا۔ اور ادھر سے کیا ہوا۔ باوجود اس کے میاں صاحب نے صبح

آٹھ بجے بروز شنبہ بتاریخ ۱۴ر مارچ مسجد نور میں ایک نہایت دل سوز اور پر اثر تقریر کی۔ اور اس میں بھی جماعت کو دعا کے متعلق زور دیا۔ کسی اختلاف کا تذکرہ نہیں کیا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے نہایت غیظ و غضب سے ایک تقریر نہایت جوش سے کی۔ اور اس میں اختلافات کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد ہم سب آ گئے۔ پھر میاں صاحب نے اپنے رشتہ داروں کو الگ مشورہ کے لئے اکٹھا کیا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اشخاص اس میں شریک تھے۔ صاحبزادہ حضرت بشیر الدین مرزا محمود احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ میر محمد اسحاق صاحب مرزا عزیز احمد صاحب۔ خاکسار راقم الحروف اور اس میں گفتگو ہوئی۔ اور فرمایا کہ حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے۔ کہ انی معک و مع اھلک پس آپ مشورہ دیں۔ کہ ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تصفیہ ہوا۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے خلاف جنہوں نے اظہار کیا ہے۔ اس کو نہیں مان سکتے۔

۲۔ خلیفہ ضروری ہے۔

۳۔ خلیفہ مشروط نہ ہو۔

۴۔ سب متعلقین حضرت مسیح موعود انتخاب میں حصہ لینگے۔ اور یہ بھی تصفیہ ہوا۔ کہ کسی شخصیت پر زور نہ دیا جاوے۔ کوئی بھی خلیفہ ہو۔ اس کی اطاعت کرینگے۔ اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ کے شائع ہونے کے سبب سے اس دریافت کے لئے کہ آیا موجودہ جماعت جو قادیان میں ہے۔ اور جو آئی ہوئی ہے۔ اس کا کیا خیال ہے۔ ایک کاغذ پر دستخط کروائے گئے۔ چنانچہ اس کے بعد کے واقعات تمام مولوی محمد احسن صاحب کے اظہار حق جو طبع ہوا ہے۔ آپ کو ظاہر ہونگے۔ اور آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ پیغام صلح میں کسقدر غلط بیانی ہے۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ بلا خلیفہ کیا دقت ہوتی ہے۔ اس وقت چونکہ کوئی خلیفہ نہ تھا۔ اس لئے کون تھا۔ جو کسی کو روک سکتا تھا۔ اور میاں صاحب کی جو شکایت کی جاتی ہے۔ قبل از خلافت ان کی بھی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ اور پیغام صلح نے یہ غلط لکھا ہے۔ کہ میاں صاحب نے مولوی محمد علی صاحب

کو تقریر سے روک دیا۔ یہ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میاں صاحب بولے تک نہیں۔ اور میں بالکل ان کے نزدیک بیٹھا تھا۔ یہ ہیں کل واقعات جو میں نے عرض کر دیئے ہیں۔

اب تھوڑا میں اور عرض کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام یعنی مولوی نور الدین صاحب مرحوم مغفور نے اپنی وصیت میں لکھا ہے۔ کہ آپ کا جانشین عالم باعمل ہو۔ متقی اور ہر دلعزیز ہو۔ میں نے وصیت سنانے کے وقت اسی لئے علماء کے گروہ کو اپنے قریب کر لیا تھا۔ علماء تمام متفق اللفظ تھے۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں۔ اور جب میں نے کہا۔ کہ کون خلیفہ ہو۔ تو سب طرف سے سوائے میاں صاحب کے کسی اور شخص کے لئے آواز نہیں آئی۔ اور پھر مولوی محمد احسن صاحب نے میاں صاحب کو پیش کیا۔ عام رائے اسی طرح اس وقت میاں صاحب کی جانب تھی۔ کہ مولوی صاحب کی تقریر پوری ختم بھی نہیں ہوئی۔ کہ لوگ بیعت کے لئے آ گرے۔ اب یہ بھی امر قابل لحاظ ہے۔ کہ صحابہ میں بھی انتخاب خلفاء مرکز کے لوگ ہی کرتے تھے۔ اور انہی کے انتخاب پر سب بیعت کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کی خلافت کے وقت صرف تین آدمیوں نے بیعت کی۔ اور انہی کی بیعت سے دوسروں نے بیعت کی۔ اب پھر حضرت مولٰنا مولوی نور الدین صاحب مرحوم مغفور خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے انتخاب کے وقت جو ہوا۔ وہ عرض کرتا ہوں۔ پہلے لاہور میں مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کو کہا۔ انت صدیق و نحن نتبعوک۔ اور پھر مولوی محمد سعید صاحب حیدر آبادی نے ایک کاغذ پر دستخط کرائے۔ کہ مولوی نور الدین صاحب خلیفہ ہوں۔ پھر خود حضرت موصوف نے مجھ کو کہا۔ کہ کوئی خلیفہ مقرر ہو جانا چاہیئے۔ اس کے بعد میں اور خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے لاہور سے قادیان آ کر اس امر پر گفتگو کر کے فیصلہ کیا۔ کہ خلیفہ قبل از دفن حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ جب ہم قادیان پہنچے اور یہ بات چلی۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے اس وقت کہا۔ کہ اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ تو خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ نہیں۔ خلیفہ ضرور قبل از دفن حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر ہو جانا چاہیئے۔ پھر میرے مکان پر آ کر مندرجہ ذیل اصحاب نے مشورہ کیا۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب خاکسار راقم الحروف۔ اور مولوی نور الدین صاحب کو خلیفہ تجویز کیا۔ اور پھر مولوی محمد احسن صاحب کو بھی بلایا گیا۔ انہوں نے بھی حضرت مولانا حضرت موصوف کو تجویز کیا۔ پھر حضرت میاں صاحب کو بلایا۔ انہوں نے بھی یہی امر پیش کیا۔ کہ مولوی نور الدین صاحب خلیفہ ہوں۔ پھر ہم سب میر ناصر نواب صاحب کے پاس باغ میں گئے۔ انہوں نے بایں الفاظ حضرت مولٰنا مرحوم کو خلیفہ تجویز کیا۔ کہ جس کو تم خلیفہ بنانا چاہتے ہو۔ وہ بھی چراغ سحری ہے۔ دو اڑھائی برس زندہ رہینگے۔ پھر خواجہ صاحب حضرت ام المومنین علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان سے مشورہ [illegible] حضرت ام المومنین نے بھی حضرت مولوی صاحب کو ہی تجویز کیا۔ پس یہ کل مشورہ تھا اور پھر خواجہ صاحب اور ہم مولوی صاحب مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خواجہ صاحب نے عرض کیا۔ کہ ہم آپ کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں۔ آپ بیعت لیں۔ مولوی صاحب نے [illegible] کھڑے ہو کر تقریر کی اور کہا۔ کہ حضرت [illegible] کی اولاد کیا ذکور کیا اناث مستحق [illegible] پھر میر ناصر نواب صاحب پھر میرا نام [illegible] اور فرمایا۔ کہ میں تو امۃ الحفیظ کی بیعت کرنے کو بھی تیار ہوں۔ اور پھر بیعت لی۔ اس کے بعد تمام جماعت موجودہ نے بیعت کی۔ اب جائے غور ہے۔ کہ اس وقت تو مخصوص [illegible] اشخاص نے مشورہ کر کے خلیفہ بنایا [illegible] اور اب تو قریباً ڈھائی ہزار آدمیوں کے [illegible] معاملہ پیش کیا گیا۔ اور انہوں نے خلیفہ [illegible] کیا۔ اور اس قدر جوش ظاہر کیا۔ کہ [illegible] بات بھی سننے کا انتظار نہ کیا۔ اور بیعت کے لئے آن پڑے۔ اور کسی کو [illegible] مہلت بھی نہ دی۔ کہ اپنی جگہ سے [illegible] میاں صاحب بھی بیچ میں دب گئے۔ [illegible] رنگ فق ہو گیا۔ اور گھبرا کر فرمایا [illegible] صاحب د مولوی سرور شاہ صاحب [illegible] تو بیعت کے الفاظ یاد نہیں۔ آپ [illegible] چنانچہ مولوی سرور شاہ صاحب [illegible] گئے۔ اور میاں صاحب بیعت لیتے [illegible] یہ امر بھی قابل اظہار ہے۔ کہ میاں [illegible] صاحب بھی ہمارے تمام [illegible] رہے ہیں۔ اور ان کے شریک ہونے [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام مرحوم کی وصیت تھی۔ جو حضرت نے اپنے انتقال سے پانچ چھ گھنٹے پہلے عبد الحی کو کی تھی اور وہ یہ تھی۔ کہ میں اللہ تعالےٰ اور محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور مرزا صاحب کو مسیح موعود اور نبی مانتا ہوں۔ اور مجھ کو حضرت مسیح موعود کی اولاد تم سے کہیں زیادہ پیاری ہے"۔

پھر ایک مصر کے خط پر لکھا کہ " اب ہمارا علم بہت بڑھ گیا ہے۔ ہم تم کو پڑھائیں گے۔ اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود احمد صاحب سے پڑھنا۔ پھر ایکدفعہ فرمایا کہ شاہ سلیمان صاحب بائیس برس کی عمر میں خلیفہ ہوئے ہیں۔ نے یہ امر ایک خاص وجہ سے کہا ہے ماسکو یاد رکھو تمہارا بھلا ہوگا۔ وصیت میں بھی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت نے اشارہ کر دیا ہے کیونکہ آپ نے اپنی اولاد اور حضرت صاحب کے نئے۔ پرانے احباب کی بابت وصیت وسفارش کی مگر اہل بیت کی بابت کچھ نہ لکھا۔ اور تعجب کہ جن کو وہ اس قدر محبت کرتے ہیں۔ وہ ان کی بابت کچھ نہ تحریر فرمائیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ حضرت موصوف اہل بیت سے سمجھتے تھے۔ اسی طرح بہت سے شواہد ہیں۔ خود حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات بھی شاہد ہیں۔ اور یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ موافقین تو خیر میاں صاحب کی طرف خیال رکھتے ہی تھے۔ مخالفین کا بھی یہی خیال تھا۔ کہ میاں صاحب ہی قابل خلافت ہیں کیونکہ مولوی محمد علی صاحب کے اعلان ضروری کو پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ ایک خاص شخص کی طرف تمام قوم کا رجحان ہے۔ اور ان کو خوف ہے کہ وہ خلیفہ مقرر ہوگا۔ کیونکہ قابل وہی ہے۔ اس لئے کوئی ایسی پابندی لگائی جائے کہ ان کے اظہار خیالات کو وہ نہ روک سکے۔ اس سے عام قبولیت ظاہر ہے

اب میں اس طرف آتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب وغیرہ جیسا کہ ان کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کو تین چار امور میں اختلاف ہے۔ اول مسئلہ کفر۔ اول تو یہ مسئلہ ایسا اہم نہیں کہ جس کی وجہ سے قوم کے دو ٹکڑے ہوں۔ اور پھر خود میاں صاحب سے وہ بعد از خلافت بھی گفتگو کر سکتے تھے۔ اور بعد کی مولوی محمد علی صاحب کی گفتگو جو مولوی فضل الدین صاحب مولوی فاضل مختار رسالہ سے ہوئی اس کا خلاصہ بھی یہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر مسیح موعودؑ کے کافر ہیں۔ اور میاں صاحب بھی اس کے قائل ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کفر دراصل حضرت رسول کریمؐ کا کفر ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب بروز محمدؐ تھے۔ اور وہ ظلی نبی تھے اسی طرح ان کا کفر بھی ظلی کفر ہے اور کفر دون کفر صحیح امر ہے۔ پھر آپ ہی بتلائیں کہ اختلاف کیا ہے یہ صرف اختلاف کے لئے حیلہ کیا ہے۔

دوسری بات انہوں نے یہ درج کی ہے کہ انجمن کو توڑنا چاہتے ہیں۔ اول تو سوال یہ ہے کہ انجمن کیا ہے قواعد کے رو سے تمام جماعت انجمن ہے۔ کیونکہ تمام افراد احمدی انجمن کے ممبر ہیں۔ تو کیا تمام سلسلہ کو توڑنا چاہتے ہیں۔ اور پھر مجلس معتمدین کیا ہے صرف سات آدمیوں خواجہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب مولوی غلام حسن صاحب۔ سید حامد شاہ صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب کا نام ہے۔ کیا اس میں میاں صاحب اور خاکسار اور مولوی احسن صاحب و ڈاکٹر رشید الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب۔ مرزا بشیر احمد صاحب مولوی شیر علی صاحب اور سیٹھ عبد الرحمان صاحب نہیں اور کیا اتنے ہی ممبر دوسرے خیال کے نہیں۔ اور پھر سب سے زیادہ مخالف موجودہ طرز کی انجمنوں کا یعنی جو بائیاع قواعد یورپ ہیں میں یعنی خاکسار راقم الحروف ہے جس کا ایمان ہے کہ انجمنوں کا قیام نفاق کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے یہ مسلمانوں کے لئے ناموافق ہیں۔ اور یہ ایمان انجمنوں میں رہ کر خود انجمنیں بنا کر اور ان کے سکرٹری وغیرہ رہ کر تجربہ کے بعد حاصل ہوئے۔ مگر چونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم کی ہے اس لئے میں اس کے قیام کو ضروری سمجھتا ہوں۔ اور دراصل ایک طرح اس انجمن کا بانی میں ہی ہوں۔ شاید آپ کو معلوم نہ ہو کہ الوصیت سے چند روز پہلے میں نے ایک تحریک کر کے ایک مجمع کرایا تھا۔ اور اس میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ ایک صدر انجمن ہو۔ اور اس کی شاخیں تمام اضلاع میں ہوں۔ اور آخر اس کے لئے تصفیہ ہوا تھا۔ ابھی اس انجمن کے متعلق تصفیہ نہ ہوا تھا کہ حضرت اقدس نے الوصیت تحریر فرمائی اور ایک کمیٹی چودہ آدمیوں کی مقبرہ بہشتی کے انتظام کے لئے مقرر فرمائی۔ دیکھئے الوصیت۔ مگر میں نے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب سے کہا کہ کیوں نہ درخواست کی جائے کہ تمام انتظام دیگر مدات بھی اسی کے سپرد ہوں۔ اور وہ انجمن جو ہم بنانا چاہتے ہیں وہ اس طرح قائم ہو جائے۔ چنانچہ ہم نے قواعد بنا کر حضرت اقدس سے دستخط کرا لئے

پس یہ ہمارا تو ہم بھی نہیں چاہتا کہ انجمن کو توڑ دیا جائے اور نہ میاں صاحب کا کبھی یہ خیال ہوا۔ اور نہ ہے کہ انجمن توڑی جائے۔ اور اب بھی اسی طرح انجمن چل رہی ہے۔ ہاں میں نے اس وقت جب قواعد انجمن بن رہے تھے۔ یہ کہا تھا کہ یورپین طرز کی انجمن نہ بناؤ۔ بلکہ مجلس شوریٰ ہو۔ اور پھر میں نے ہی کانفرنس کی تجویز کی تھی۔ سوال تو یہ ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو انجمن کے مؤید کہتے ہیں۔ اور انجمن کو خلیفہ قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے انجمن کو کس قدر قوم کے لئے مفید بنایا ہے۔ جس سے قوم میں اس کی کوئی اہمیت پیدا ہو۔ انجمن محض ایک چندہ وصول کرنے والی اس وقت ہے۔ ہم جن کو انجمن کا توڑنے والا کہا جاتا ہے وہ باوجود اختلاف وہ اہمیت انجمن کی قوم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جس سے ایک قوم قوم کہلائے ہاں یہ امر ہماری رائے میں خلیفہ کی ماتحتی سے ہو سکتا ہے۔ اور اسی لئے انجمن بھی اسی طرح مطیع خلیفہ ہے۔ جس طرح تمام قوم

اب آپ ذرا ایک نظری سے بھی غور فرمائیں کہ احمدی جماعت اور انجمن کوئی دو چیزیں نہیں پھر جب خلیفہ تمام قوم کا مطاع ہوا تو انجمن کیا مطیع نہیں۔ فرض کرو کہ انجمن اور خلیفہ میں جھگڑا ہے۔ خلیفہ اپنے مریدوں سے کہتا ہے کہ تم انجمن کی اطاعت نہ کرو۔ پھر بتلاؤ کون ہے جو انجمن کی اطاعت کرے گا۔ دراصل یہ لوگ خلافت اڑانا چاہتے ہیں اور خود خلیع الرسن ہونا چاہتے ہیں۔ پھر آپ ہی بتلائیں کہ کسی فتنہ کو روکنے والا کون ہوگا۔ مرکز بلا خلیفہ قائم نہیں رہ سکتا۔

انجمن جس کو کہا جاتا ہے سو وہاں تو پارٹی فیلنگ اور اختلاف ہے۔ اور یہ ہونا ضروری ہے۔ پھر جب تک کسی ایک کی متحدہ نہ ہوں۔ کس طرح امن رہ سکتا ہے افسوس کہ لوگ یورپ کی اندھی تقلید میں شعائر اسلام کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ بطور پریذیڈنٹ خلیفہ رہے۔ آپ نہیں جانتے کہ انجمنوں میں پریذیڈنٹ کی کیا وقعت ہے۔ سرد دل سے غور فرمائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انجمن رہیگی اور ضرور رہے گی۔ کوئی شخص باوجود اس اختیار کے کہ انجمن کو توڑ سکے بسبب اس ارادت کے جو مسیح موعود سے سرخرو کرے خصوصاً ان کی اولاد کو کس طرح ممکن ہے کہ اس پیارے کی قائم کردہ چیز کو برباد کر دے۔ مگر ہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ سات آدمیوں کا نام انجمن ہے۔ اور جو ان کی مخالفت کرے وہ انجمن کا مخالف ہے۔

ان کی تیسری بات کہ میاں صاحب مداہنت سکھلاتے ہیں۔ وہ مداہنت نہیں سکھلاتے بلکہ وہ ادب سکھلاتے ہیں۔ جس پر چل کر صحابہ کامیاب ہوئے تھے اور جس کو مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے سکھلایا۔ آپکا یہ تحریر فرمانا کہ میں میاں صاحب کی خدمت میں عرض کروں۔ میں تو جب عرض کروں۔ جب میں نے میاں صاحب کو خلیفہ بنایا ہو۔ جس کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اس کو وہی کہہ سکتا ہے۔ آپ خداوند تعالیٰ سے عرض کریں میں نے مفصل لکھ دیا ہے۔ خدا کرے کہ مفید ہو۔ محمد علی خان۔

مکرر۔ بعض لوگوں کو یہ شک بھی پڑ رہا ہے کہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی خلافت کے وقت اختلاف نہ تھا۔ اور اب اختلاف تھا۔ اصل میں بعض دفعہ انسان غلط فہمی میں پڑ جاتا ہے اور اس کو یاد نہیں رہتا۔ حضرت مولانا مرحوم کے وقت بھی یہ اندیشہ تھا۔ کہ لوگ الوصیت کے سمجھنے میں دھوکے میں نہ پڑیں۔ اور جہاں چالیس آدمیوں کا کسی پر حسن ظن ہو۔ وہاں بیعت کر لیں۔ اس لئے یہ ضروری ہوا کہ اس کا موقع نہ دیا جائے۔ اور اس وقت ملہمین سے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک خائف تھے۔ اور ان ہی کی زبان بندی کیلئے حقیقۃ الوحی لکھی گئی تھی۔ چنانچہ بعد میں کئی شخصوں نے قدرت ثانیہ کا دعویٰ کیا اور اب تک مدعی ہیں پس جس طرح اس وقت ایک سلک میں منسلک کرنے کی ضرورت بہت جلد تھی اسی طرح اس وقت بھی ضرورت تھی۔ مولوی محمد علی صاحب نے یہ جو لکھا ہے کہ خواجہ صاحب کے پوچھنے پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کہا تھا کہ کیا ہوا جو بعد سے خلیفے یا بیعت لینے والے ہو جاینگے میں ان اوقات میں موجود تھا۔ اور کیا ایک جلسہ خاص میں مجھکو مخاطب ہو کر مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ آپ بھی (یعنی خاکسار اس وقت تھے۔ مگر جہانتک مجھکو یاد ہے ہرگز میرے سامنے ایسا تذکرہ نہیں ہوا۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ ہاں ہم سوچا کرتے تھے کہ اس طرح فتنہ کا اندیشہ ہے اور اسی لئے بہت جلد حضرت مولانا مرحوم پر سب جمع ہو گئے۔ شیخ صاحب اسوقت دراصل یہ لوگ خلافت کو ہی اڑانا چاہتے تھے۔ ان کی نیت اگر نیک ہوتی۔ تو بجائے کہ میاں صاحب سے اختلاف رکھتے تھے۔ تو بجائے اس کے کہ ادھر ادھر کے حیلے کرتے صاف کہتے۔ کہ میاں صاحب کا خلیفہ ہونا ہم پسند نہیں کرتے۔ فلاں شخص خلیفہ ہو اور اپنا ہمخیال تجویز کرتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ انکو اپنے ہم خیال پر بھی اطمینان نہ تھا۔ اور اسی لئے وہ سرے سے ہی خلافت اڑانا چاہتے تھے۔ اور بار بار حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے زمانہ خلافت میں خلاف ورزی کی

ایک اغوا شدہ عورت اور بچوں کے متعلق اعلان

چھ ماہ کے قریب عرصہ ہو گیا ہے۔ ایک عورت کو جس کا حلیہ یہ ہے:۔ قد درمیانہ جسم پتلا۔ رنگ پکا۔ عمر قریباً ۳۰ سال۔ نام داری دو بچوں سمیت اغوا کر لیا گیا ہے۔ لڑکے کی عمر ۹ سال اور نام محمد شفیع ہے۔ لڑکی کا نام کیڑی اور عمر ۵ سال ہے۔ اغوا کرنے والے کا نام روشن ہے۔ منہ پر چیچک کے داغ۔ رنگ پکا۔ عمر قریباً ۳۵ سال۔ لوہارا کام کرتا ہے۔ ضلع لاہور۔ منٹگمری۔ ملتان اور ریاست بہاولپور کے علاقوں میں جانے کا زیادہ گمان ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر خیال رکھیں اور اگر کہیں پتہ لگے۔ تو فوراً مجھے اطلاع دیں۔ اس سے ایک نہایت مظلوم شخص کی مدد مطلوب ہے۔ عورت بہت سے کپڑے اور زیورات بھی لے گئی ہے۔ (خاکسار فتح محمد سیال قادیان)

زائد از ساٹھ سال کے رہن بھی مستحق واگذاری ہیں

جو مقدمات واگذاری رہن زیر دفعہ ۴ ۔ ایکٹ واگذاری رہن نمبر ۱۱ ۱۹۳۸ء عدالت سپیشل کلکٹر ڈیرہ غازیخاں میں دائر ہوئے ہیں۔ ان میں زائد از ساٹھ سال کی درخواستوں کو عدالت موصوف زائد المیعاد قرار دے کر خارج کر رہی ہے۔ غالباً پنجاب کے دیگر اضلاع میں بھی ایسا ہو رہا ہوگا۔ دراصل واگذاری رہن کی مستحق بلا لحاظ میعاد وہ تمام اراضیات ہیں۔ جو ۸ رجون ۱۹۰۱ء سے پہلے کی رہن شدہ ہیں۔ گو انفکاک رہن کی میعاد برائے ایکٹ میعاد ساٹھ سال مقرر ہے۔ لیکن دفعہ ۷۔ ایکٹ واگذاری رہن نے اس قانون کو منسوخ کر دیا ہے۔ دفعہ ۷ میں صاف مرقوم ہے۔ کہ جس رہن کا فائدہ مرتہن زر رہن کے دو چند کے برابر یا اس سے زیادہ اٹھا چکا ہو۔ تو وہ رہن کسی دیگر قانون رائج الوقت کے مندرجات کے باوجود کالعدم کر دیا جائے۔ الفاظ "دیگر قانون رائج الوقت" نے ایکٹ میعاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ عدالت موصوف نے قانون کو درست طور پر نہیں سمجھا۔ اس غلط فہمی سے پنجاب کی کئی لاکھ ایکڑ اراضیات کے مالکان اس قانون کے استفادہ سے محروم رہ جائیں گے۔ لہذا آنریبل وزیر مال کی خدمت میں توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جلد اس قانون کی توضیح فرما کر تمام کلکٹر صاحبان صوبہ پنجاب کو مناسب حکم سے مطلع فرمایا جاوے اور پبلک کو بھی بذریعہ پریس آگاہی بخشی جاسکے۔ دوست محمد صحانہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ زمیندارہ لیگ ڈیرہ غازیخاں۔

قحط الاؤنس پر چندہ

بعض احباب نے دریافت کیا ہے۔ کہ قحط الاؤنس جو گورنمنٹ نے گرانی کی وجہ سے عارضی طور پر منظور فرمایا ہے۔ اس پر چندہ واجب ہے یا نہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اور پہلے بھی ہو چکا ہے۔ کہ قحط الاؤنس گو عارضی طور پر تنخواہ پر اضافہ ہے۔ تاہم تنخواہ کا حصہ ہے۔ اس لئے اس پر چندہ واجب ہے۔ جو تمام موصی اور غیر موصی صاحبان کو شرح مقررہ کے مطابق ادا کرنا چاہیئے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

آنکھ کی سب بیماریوں کے لئے ایک ہی سرمہ کافی نہیں

سرمے کئی قسم کے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بذریعہ اشتہار الفضل کے ناظرین کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ سرمے آنکھ کی بیماری کے مطابق استعمال کرنے چاہئیں۔ جیسی بیماری ہو۔ ویسا ہی سرمہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک ہی سرمہ کئی ایک بیماریوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض ایسے سرمے ہیں۔ جو دھند۔ جالا۔ کمزوری نظر کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ مگر بعض ایسی بیماریاں ہیں جن کے لئے کوئی بھی سرمہ مفید نہیں ہوتا۔ مثلاً شبکوری موتیا بند وغیرہ۔ کوئی سرمہ منگانے سے پہلے بیماری تفصیل سے لکھیں۔ اس کے بعد سرمہ تجویز کیا جائیگا۔ میں نے تفصیل آنکھ کی بیماریوں کے متعلق ایک ٹریکٹ شائع کیا تھا۔ مگر افسوس دوستوں نے توجہ نہیں کی۔ اور یونہی سرمہ بھیجئے کیلئے لکھ دیتے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ پہلے بیماری کے متعلق تفصیلی حالات لکھے جائیں۔ انکو مدنظر رکھ کر سرمہ تجویز کیا جائے۔

حکیم عبدالعزیز خاں حکیم حاذق مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے زیر علاج ہے ڈاکٹر صاحب کے علاج سے کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن پلاسٹر لگوانے کی وجہ سے اب طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ حرارت بھی ۱۰۰ تک ہو جاتی ہے۔ درد بھی ہوتا ہے۔ اور پس بھی آتی ہے۔ اور بےچینی بیحد رہتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرماوے۔ خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ یارک روڈ دہلی

اعلان نکاح

168

برادرم ملک ریاض احمد صاحب ابن ملک محمد طفیل صاحب انجینئر قادیان کا نکاح مسماۃ سعیدہ خانم صاحبہ ہمشیرہ پروفیسر عبدالمجید صاحب سے بعوض تین ہزار روپیہ مسجد مبارک میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ۱۶ ماہ تبلیغ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۴۵ء قبل از نماز عصر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ طرفین کے لئے ہر قسم کی برکات کا موجب بنائے آمین۔ خاکسار عبدالوحید سلیم

بواسیر

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی دوائی ہفسم فوری اور زود اثر چیز ہے۔ بار بار نوازش اور بھیجکر عنداللہ ماجور فرمائیں۔ والسلام

قیمت دو روپے ۹ آنے

ملنے کا پتہ:۔ دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

اٹھرا کا مجرب علاج
حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر بارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

قبر کے عذاب سے بچو

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ پھر ان کو راہ راست پر لانے کے لئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے۔ کہ "جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے اور پاپ زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں نمودار ہوتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر نئے سرے سے دھرم کی شان کو دوبالا کرتا ہوں۔" مگر اسلام سے پیشتر کے تمام مذاہب خاص خاص قوم و خاص خاص ملک کے لئے تھے۔ اس لئے جب وہ وقت آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب اسلام مقرر فرمایا۔ تب دوسرے مذاہب میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ اسلام میں جاری کیا گیا۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مقرر فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ اگر کسی غیر مسلم کا دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی اسکی قوم میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو ایسے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم **بیس ہزار روپیہ انعام** دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر تا قیامت یہ ممکن نہیں۔ یہ سلسلہ صرف اسلام میں جاری ہے۔ اس طرح اس صدی میں اسلام میں

حضرت مرزا غلام احمد کا ظہور

ہوا۔ جو لوگ آپ کو صادق نہیں مانتے۔ ان کو یہ چیلنج دیا جاتا ہے کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں **ورنہ یاد رکھو**۔ مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتے آئینگے۔ اور ہم نے اپنے زمانہ کے ربانی مصلح کو مانا یا نہیں اسکی پرسشش ہوگی۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکر کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہو جاتا ہے اس کے متعلق مزید لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر **مفت** ارسال کیا جاتا ہے۔

خاکسار عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۱۸ فروری - کل یہاں کامن ویلیتھ ریلیشنز کانفرنس شروع ہوئی - جس میں کینیڈا - آسٹریلیا جنوبی افریقہ - نیوزی لینڈ - ہندوستان اور برطانیہ کے نمائندے شریک ہیں - کانفرنس کی غرض یہ ہے کہ اس امر پر غور کیا جائے - کہ جنگ کے بعد یہ ممالک قیام امن اور باہمی خوشحالی کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی کیا مدد کر سکتے ہیں - ہندوستان کی نمائندگی آنریبل سر محمد ظفراللہ خان صاحب کر رہے ہیں - آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ میں ہندوستان کی امداد سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا - ہندوستان کی فوج اور اس کے جنگی بیڑے نے آسٹریلیا سے لے کر افریقہ تک کے ساحل کی حفاظت کی - ہندوستانی فوج برما اور اٹلی میں لڑنے کے علاوہ شمالی افریقہ میں شاندار خدمات سرانجام دے چکی ہے - آپ نے برطانیہ کے ارباب حل و عقد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کیا یہ مضحکہ خیز بات نہیں کہ ۲۵ لاکھ ہندوستانی دنیا کی آزادی کے لئے خون بہائیں - مگر آزادی کے لئے ان کی اپنی درخواست نامنظور کر دی جائے انگریز مدبروں کو چاہیئے کہ ہندوستان کی مدد کریں اور اس کے رستہ میں روڑے نہ اٹکائیں - ہندوستان میں آزادی کے حصول کا جو جذبہ پیدا ہو چکا ہے - اسے کچلا نہیں جا سکتا -

لندن ۱۸ فروری - جاپانی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ اتحادی جنگی جہازوں نے بونن گروپ کے مشہور جزیرہ آئی او جیما پر فوجیں اتار دیں - اس کے بعد جنگی جہازوں اور طیاروں نے جزیرہ پر مسلسل گولے اور بم برسانے شروع کر دیئے - اور جزیرے کے مغرب مشرق میں دوسری فوج اتار دی - مگر جاپانی فوجوں نے دونوں اتحادی فوجوں کو مار مار کر سمندر میں دھکیل دیا - یہ جزیرہ ٹوکیو سے ۷۵۰ میل جنوب میں واقع ہے -

لندن ۱۸ فروری - وزیر اطلاعات برطانیہ نے کامن ویلتھ براڈکاسٹنگ کارپوریشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ اب زیادہ دیر جاری نہیں رہے گی - مسٹر چرچل نے بھی کریمیا کانفرنس سے قبل یہ کہا تھا کہ میں ہرگز خیال نہیں کرتا کہ جنگ اب لمبی ہو گی -

لندن ۱۸ فروری - برطانیہ سے ایک جہازی قافلہ روس جا رہا تھا - رستہ میں جرمن جنگی جہازوں اور آبدوزوں نے اس پر حملہ کیا مگر اتحادی جنگی اور ہوائی جہازوں نے تین جرمن جنگی جہازوں اور دو آبدوزوں کو ڈبو دیا - روس سے واپسی پر بھی دس جرمن آبدوزوں نے ان جہازوں پر حملہ کیا - مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں -

لندن ۱۸ فروری - فرانسیسی پولیس نے سراغ لگایا ہے کہ فرانس میں ایک ایسی خفیہ انجمن موجود ہے - جو اب تک جرمنوں کی مدد کر رہی ہے اور ہسپانوی ایجنٹوں کے ذریعہ دشمن کو سامان بہم پہنچایا جا رہا ہے - اشیائے خوردنی کے لئے بھاری قیمتیں ادا کر کے انہیں سپین لے جایا جاتا ہے - اور خلیج بسکے میں تیز رفتار ہسپانوی موٹر کشتیاں - ان چیزوں کو جرمن آبدوزوں تک پہنچا دیتی ہیں -

بمبئی ۱۸ فروری - گزشتہ اڑھائی سال کے عرصہ میں قریباً ایک کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ کی مالیت کا سامان ناجائز طور پر ہندوستان سے چین برآمد کیا گیا ہے - یہ سامان طیاروں کے ذریعہ چین پہنچایا جاتا - یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو بلیک مارکٹنگ میں ماہر ہیں - حال میں ایک ہوا باز پکڑا گیا جس کے قبضہ سے ۲۳ ہزار کی مالیت کا سونا - اور ادویات برآمد ہوئیں -

نیویارک ۱۸ فروری - ایک شخص کی اس پیشگوئی سے کہ دنیا سات روز میں ختم ہو جائیگی جنوبی امریکہ کی ایک ریاست میں بہت تشویش پھیل گئی - اور کئی لوگوں نے خودکشی کر لی -

ماسکو ۱۸ فروری - روس کی سرکاری خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ مارشل کونیف کی فوجیں ڈرسڈن کی طرف بڑھتے ہوئے اور کامیابی حاصل کر رہی ہیں - مارشل ژوکاف کی فوجوں کے بائیں بازو سے جا ملنے کے لئے بھی پیش قدمی کر رہی ہیں - مارشل ژوکاف کی فوجیں دریائے اوڈر کے موڑ کے علاقہ میں لڑ رہی ہیں - روسی فوجوں نے سٹیٹن کے جنوب مغرب میں جرمنوں کے کئی جوابی حملے روک لئے - روسی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ وارسا کی از سر نو تعمیر کے لئے - روپیہ - سامان اور آدمیوں سے مدد دے گی -

لندن ۱۸ فروری - مغربی محاذ پر پہلی کینیڈین فوج کے دستے گاچ کی طرف اور آگے بڑھ گئے - یہ سیگفرائیڈ لائن کی ایک اہم چھاؤنی ہے - شمال مشرق کی طرف بڑھنے والے دستے اب اس شہر سے ایک میل دور ہیں - اور گاچ اور اس کے درمیان بڑی سڑک سے صرف چند سو گز دور ہیں - اس پر قبضہ کے یہ معنے ہونگے کہ اس علاقہ میں دشمن کے پاس صرف ایک بڑی سڑک رہ جائیگی - تیسری امریکن فوج کے دستے جرمنی میں ۲½ میل آگے بڑھ گئے ہیں - اور ایک شہر کے نصف حصہ پر قبضہ کر لیا ہے - برطانوی طیاروں نے شمال مغربی محاذ پر بڑے زور کا حملہ کیا -

واشنگٹن ۱۸ فروری - جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن فوج نے فلپائن کے جزیرہ کریگیڈور کے کام کے سب مقامات پر قبضہ کر لیا ہے - اور اب اس جزیرہ پر ہمارا قبضہ یقینی ہے -

اتحادی جنگی جہاز اور کروزر آئی او جیما پر برابر گولہ باری کر رہے ہیں - اور جنگی جہازوں سے اڑ کر ہوائی جہاز بم برسا رہے ہیں - جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اتحادی طیاروں نے جنگی جہازوں سے اڑ کر آج پھر ٹوکیو پر بمباری کی -

کلکتہ ۱۸ فروری - برما میں اتحادی ہوائی جہازوں نے دشمن کے فوجی ٹھکانوں - ریلوے پلوں - ریلوے لائنوں اور تیل کے گوداموں پر اور دور تک بڑے زور کے حملے کئے جزیرہ رمری میں ہندوستانی فوج نے جاپانیوں کا بالکل صفایا کر دیا ہے - اور اب وہاں صرف اکا دکا جاپانی ہیں - کانگاں کے گاؤں کے شمال مشرق میں دشمن نے جو چوکیاں بنا رکھی ہیں ان سے وہ ابھی تک سخت مقابلہ کر رہا ہے -

لندن ۱۸ فروری - اٹلی میں پانچویں فوج کے محاذ پر ماسا کے جنوب میں جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ اتحادی فوجوں کو پسپا ہونا پڑا حال ہی میں ۹۲ ڈویژن فوج کو بھی کچھ علاقہ خالی کرنا پڑا تھا - رائٹر کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ جرمن جارحانہ حملے کر رہے ہیں - اور اس کے دباؤ کے نتیجہ میں اتحادی فوجوں کو مونٹے کینیلا کی پہاڑیوں میں پیچھے ہٹنا پڑا -

پٹنہ ۱۸ فروری - بہار ساہتیہ سمیلن کے نمائندے انفارمیشن و براڈکاسٹنگ کے ممبر سے ملے - اور خواہش کی کہ ہندی کو ریڈیو کی زبان بنایا جائے - آنریبل ممبر نے ان سے کہا کہ وہ انگریزی کی خبروں کا ہندی ترجمہ کر کے نمونہ کے طور پر پیش کریں - جو وہ ریڈیو میں رائج کرنا چاہتے ہیں - مگر سمیلن کے نمائندے نمونہ کی زبان پیش نہ کر سکے -

بمبئی ۱۸ فروری - جنوبی افریقہ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر سر شفاعت احمد خان اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونے پر واپس پہنچ گئے ہیں - آپ نے ایک بیان میں کہا کہ اگر ہم اپنے ملک میں طاقتور ہوں - تو بیرونی ممالک میں اپنے ہم وطنوں کے حقوق کی حفاظت کے قابل ہو سکتے ہیں -

لاہور ۱۸ فروری - ۱۴ نومبر ۱۹۴۴ء کو جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام وائی - ایم - سی - اے ہال میں منعقدہ جلسہ سیرت النبی پر فساد کرنے والے ۲۱ احراریوں کے خلاف جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ چل رہا ہے - کل اس کی سماعت سردار عطا محمد خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ہوئی - چار گواہان استغاثہ کی شہادت کے بعد مقدمہ ۵ مارچ پر ملتوی کیا گیا -

ٹوکیو ۱۸ فروری - جاپانی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی پیراشوٹ فوجیں کریگیڈور میں اتر رہی تھیں - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جاپانی و اتحادی بیڑے میں زبردست جنگ شروع ہے -

لندن ۱۸ فروری - جرمنی کے جو علاقے براہ راست اتحادی پیشقدمی کی زد میں ہیں ان میں جرمن حکام نے فوجی عدالتیں قائم کر دی ہیں - جو سرسری سماعت کے بعد فیصلے کر دیا کریں گی - ہٹلر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جو شخص بزدلی دکھائیگا یا اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی کرے گا - اسے سخت سزا دی جائے گی -

واشنگٹن ۱۸ فروری - جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے - کہ امریکن فوجوں نے جزیرہ ناٹشان پر قبضہ کر لیا ہے جو خلیج منیلا کے اس پار ہے -

ٹوکیو ۱۸ فروری - جاپانی ریڈیو نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جاپان کی سرزمین پر اتحادیوں کے شدید ہوائی حملوں کا مطلب غالباً یہ ہے کہ جاپان پر اتحادی حملہ ہونے والا ہے -

لندن ۱۸ فروری - روسی فوجوں نے برلین کے رستہ میں جرمن رسل و رسائل کے اہم مرکز ساگن پر قبضہ کر لیا ہے - اس محاذ پر سخت جنگ